تذکرہ

علماء اہلسنت وجماعت لاہور

ترتیب و تالیف

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

لاہور کی علمی تاریخ پر ایک بیمثال کتاب

تذکرہ
علماء اہلسنت و جماعت لاہور

ترتیب و تالیف

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم - اے

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور

نام کتاب ——— تذکرہ علماءِ اہل سنت وجماعت لاہور

بار دوم ——— مئی ۱۹۸۷ء

مصنف ——— پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

کاتب ——— محمد شریف گل

ناشر ——— مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

مطبع ——— سیون برادرز پریس۔ لاہور

قیمت ——— ۴۵/۰۰ روپے

مفتی غلام سرور لاہوری رحؒ[1]

ایک مورخ، تذکرہ نویس، ادیب، شاعر اور عالم دین

مفتی غلام سرور لاہوریؒ ایک مایۂ ناز مصنف تھے۔ آپ شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، سہروردی، قریشی، اسدی الہاشمی کی اولاد سے تھے اور اپنی مشہور تصنیف حدیقۃ الاولیاء میں اپنا شجرۂ نسب لکھا ہے۔

اسلاف

آپ کے جدِ اعلیٰ حضرت مخدوم شیخ محمد المعروف "میاں وڈا" نے محلہ علاول خان لوہانی کوٹلی مفتیاں میں زمین خرید کر آباد کی تھی۔ حضرت مخدوم کو سلطان بہلول لودھی نے عہدۂ افتا پر مامور کرکے ملتان سے لاہور بھیجا اور علاقہ ہیبت پور جسے اب پٹی کہتے ہیں، جاگیر میں دیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند مولانا کمال الدین اس عہدہ پر فائز ہوئے جنہوں نے کوٹلی مفتیاں میں ایک عالی شان مسجد، کتب خانہ اور طلبہ کے لیے دار الاقامت تعمیر کروائے اور افتاء اور تدریس علم دین کے ساتھ ساتھ سہروردی سلسلۂ روحانیت کو فروغ دینے میں سرگرم رہے۔ ان کی اولاد صدیوں تک اس عہدہ پر نسلاً بعد نسلٍ فائز رہ کر دین اسلام کے احکام و قوانین کو جاری کرتی رہی۔ لاہور کے مفتی مولانا عبدالسلامؒ اور شیخ الاسلام مفتی محمد مکرمؒ تو لاہور کے دینی مشاہیر میں سے صفِ اوّل میں تھے۔ یہ وہی مفتی محمد مکرمؒ ہیں جنھیں احمد شاہ ابدالی نے ۱۱ رمضان المبارک ۱۱۷۵ھ سے ایک

---

[1] مفتی غلام سرور لاہوریؒ پر یہ مضمون مفتی صاحب کے نبیرہ علامہ مفتی محمود عالم ہاشمی (مرحوم) کی کاوشِ فکر و تحقیق کا نتیجہ ہے۔ آپ کا یہ مفصل مضمون پہلے "نقوش لاہور" میں چھپا۔ پھر آپ نے مستقل کتاب بنام "ذکرِ حبیب" میں مفتی صاحب کے مفصل حالات سپردِ قلم کیے۔

خدمت ہے۔

سر سید اور مفتی صاحب سر سید مرحوم جب علی گڈھ کالج کے قیام کے سلسلے میں لاہور آئے تو آپ نے مخلص اور دیرینہ دوست خان بہادر برکت علی خاں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور رئیس شاہجہان پور کے یہاں فروکش ہوئے۔ خان بہادر نے سر سید مرحوم کے اعزاز میں دعوت دی جس میں بعض اکابر لاہور کے ساتھ مفتی صاحب بھی مدعو تھے۔ خان بہادر نے آپ کا تعارف سر سید مرحوم سے کرایا۔ سر سید آپ کی شخصیت اور فضل وکمال سے بے حد متاثر ہوئے اور اپنے مشن کے سلسلے میں کچھ کام مفتی صاحب کے سپرد بھی کرنا چاہا۔ مفتی صاحب نے فرمایا: قبلہ سید صاحب! میں درویش گوشہ نشین ہوں۔ تصنیف و تالیف میرا مشغلہ ہے۔ جن لوگوں کی جماعت آپ نے اپنے گرداگرد جمع کرلی ہے وہ آپ کے مقاصد کے لیے ٹھیک اور موزوں ہیں۔ جماعتی اتحاد کے لیے اعتقادی ہم آہنگی لازمی ہے۔ یہ چیز آپ کے ہاں مفقود ہے۔ سر سید آپ کا جواب سن کر خاموش ہو گئے۔

سلسلۂ بیعت اثنائے حج آپ نے مکہ مکرمہ میں حضرت شیخ العالم حاجی امداد اللہ[1] المتوفیٰ ۱۳۱۷ھ کے ہاتھ پر سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی تھی۔ یہ رنگ

---

[1] حضرت حاجی صاحب مغفور یوپی تھانہ بھون کے رہنے والے۔ تعلیم و تربیت دہلی میں پائی۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کر گئے تھے اور وہاں مثنوی مولانا روم اور امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم کا درس دیتے اور یہیں آپ نے ارشاد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا تھا۔ خود حضرت حاجی صاحب قبلہ شاہ محمد اسحاق نواسہ شاگرد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے داماد شاگرد مولانا نصیر الدین دہلوی کے ہاتھ سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت تھے اور شاہ صاحب ہی کے ایک اور خلیفہ شیخ نور محمد جھنجھانوی سے چاروں سلسلوں میں بالعموم اور طریقۂ چشتیہ میں بالخصوص تکمیلِ سلوک کی تھی۔ ہندوستان کی دیگر اکابر ہستیاں بھی مثلاً مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند، مولانا فیض الحسن سہارن پوری، مولانا عبدالسمیع رام پوری (مولف انوارِ ساطعہ)، مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں۔ فیصلہ ہفت مسئلہ آپ کی اعتقادی رشد بخشی پر فیصلہ کن کتاب ہے۔

۱۔ مولوی سلطان محمود تلیری والے۔

۲۔ مولوی عبدالرشید مدرس مدرسہ حضرت صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۔ مولوی عمر بخش صاحب مرحوم۔

۴۔ مولوی غلام نبی مرحوم۔

۵۔ مولوی اللہ بخش صاحب مرحوم۔

رمضان المبارک میں شدتِ گرما کے سبب سے انعقاد مجلسِ مناظرہ بعد عید سعید قرار پایا۔ پس ۲ ۔شوال کو حضرت صاحب کے قیام فرودگاہ پر اراکین ریاست بہاولپور جمیع علماء و شرفاء جمع ہوئے تو فقیر راقم الحروف نے محض تائید دین متین کی غرض سے چند اعتراضات مسائل براہین قاطعہ پر عرض کیے اور اول سے آخر تک پڑھ سنائے۔[1]

مناظرہ کے اختتام پر اہل سنت وجماعت کو فتح ہوئی اور شیخ الشیوخ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ حکم مناظرہ نے فیصلہ لکھا۔

"مولف براہین (مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی) معہ اپنے معاونین کے وہابی ہیں اور اہل سنت سے خارج ہیں۔"

اس مناظرہ کی تفصیلی روئداد "تقدیس الوکیل" میں قلم بند کی گئی مگر یوپی کے بعض علمائے دیوبند نے اسے جانبدارقرار دے کر فیصلہ سے انحراف کر دیا۔

حضرت مصنفؒ ۱۳۰۷ھ جمادی الاخریٰ میں بہ عزمِ حج بیت اللہ شریف وارد بمبئی ہوئے اور جہاز پر سوار ہوتے ہی مناظرہ کی کارروائی کو عربی میں لکھنا شروع کر دیا۔ حجاز مقدس پہنچ کر علمائے حرمین الشریفین کے سامنے پیش کر دیا اور فتویٰ حاصل کر کے کتاب کی تائید و تصدیق حاصل کی۔ جن علمائے حجاز نے آپ کی اس مشہور کتاب کی تائید فرمائی ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

۱۔ مولانا مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[1] تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل۔ مولانا غلام دستگیر قصوریؒ۔

۲۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ محمد صالح کمال رح مفتی حنفیہ مکہ مکرمہ

۴۔ حضرت مفتی شافعیہ و شیخ العلماء مکہ معظمہ محمد سعید رح۔

۵۔ مفتی مالکیہ مکہ محمد عابد دین شیخ حسین رح

۶۔ مفتی حنبلی مکہ معظمہ خلف بن ابراہیم رح۔

۷۔ مفتی حنفیہ مدینہ شریف عثمان بن عبدالسلام داغستانی رح۔

۸۔ مولوی محمد علی بن سید ظاہر وتری حنفی مدنی مدرس مسجد شریف نبوی۔

تقدیس الوکیل کی اشاعت نے دنیائے اہل سنت میں مسرت و افتخار کی لہر دوڑا دی۔ یہ کتاب عربی اردو دونوں زبانوں میں چھپی[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درود پاک الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پر قدغن لگانا ہمارے ملک کے بد اعتقاد علماء کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ مولانا غلام رسول مرحوم قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ نے اپنے ایک قصیدۂ مدحیہ میں بڑے پُر درد انداز میں اپنے آقا و مولا کو مخاطب کیا تھا:

صبا روضے رسول اللہ تے جائیں
میرا احوال رو رو کے سنائیں
میرا دل چور کیتا درد تے غم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

اس عاشقِ رسول مولوی صاحب کے برادر زادہ مولوی احمد علی اور آپ کے صاحبزادہ مولوی عبدالعزیز نے گوجرانوالہ میں ۱۳۱۲ھ میں ایک اشتہار شائع کیا،

---

[1] حال ہی میں یہ کتاب از سرِ نو مکتبہ نبویہ لاہور نے چھپوا کر اعتقادیات کے مطالعہ کرنے والوں کے لیے ایک بہترین تاریخی مواد بہم پہنچایا ہے۔